نگاہ اولین:

شمالی علاقہ جات میں امن وامان کا قضیہ

مدیر التحریر

جوں جوں ماہ جنوری قریب آ رہا ہے، پچھلے سال کی 13 تاریخ کی خون آشام دنوں کی یاد اور گھمبیر صورت حال لوگوں کے ذہنوں میں سیلاب کی طرح اُمڈتی چلی آ رہی ہے اور کوئی پائیدار حل سامنے نہ آنے کی وجہ سے دہشت گردی کا خطرہ بھی بدستور منڈلا رہا ہے اور متاثرین اور مظلومین اسی جگہ کھڑے ہیں جہاں سال پہلے کھڑے تھے۔

حد تو یہ ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں پر سایہ فگن ہے، ادھر آفت الٰہی سے گھمبیر صورت حال ہے۔ پاکستان کے کچھ علاقوں صوبہ سرحد اور آزاد کشمیر میں زلزلے کی وجہ سے جو تباہ کاریاں اور بربادیاں ہوئیں، انہیں پورے ملک بلکہ پوری دنیا نے محسوس کیا اور سب چیخ اٹھے۔ بنی نوع انسانی کے ہمدرد لوگ تا حال متاثرین کی اشک شوئی میں دیوانہ وار مصروف ہیں۔

ایسے ناگفتہ بہ حالات میں بھی گلگت میں امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوا اور کئی ہفتے لگاتار کرفیو کے زیر سایہ گزرے۔ شر پسندوں کا یہ گھناؤنا کردار نہ صرف ایمان واخلاق کے منافی ہے، بلکہ متاثرین زلزلہ کے غم میں شریک تمام پاکستانیوں کا منہ چڑانے کے مترادف بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بے راہ رو لوگوں کو ہدایت عطا کرے۔ آمین

بہر حال بہت دیر بعد حکومت اور مقامی مصالحت کاروں کی مداخلت سے صلح وصفائی کے ایک فارمولے پر 130 افراد کے دستخط بھی ہوئے ہیں۔ بعض اخباری بیانات کے مطابق ہر دو فریق سے اٹھارہ اٹھارہ افراد کے دستخط لیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مصالحت کو اس بد قسمت علاقے میں مستقل بحالی امن وامان کا ذریعہ بنائے۔ ہمارے علم میں یہ بات نہیں کہ اس اقدام میں بلتستان سے بھی مختلف مذاہب کے سرکردوں کو بھی کوئی کردار ادا کرنے کی زحمت دی گئی ہے یا نہیں؟! کیونکہ گلگت اور بلتستان کا آپس میں چولی دامن کا سا تعلق ہے۔ جب گلگت میں دیگ پکتا ہے تو بلتستان کی زمین بھی گرم ہو جاتی ہے، جس کا تلخ تجربہ ماضی میں نمایاں طور پر ہو چکا ہے۔

بہر حال دیرپا امن وآشتی کے لئے حکومت کا رویہ بھی مخلصانہ ہونا ضروری ہے۔ جناب وزیر اعظم کی زیر صدارت شمالی علاقہ جات کی صورت حال کے بارے میں میٹنگوں میں بریفنگ دی گئی ہے اور امن وامان کے حوالے سے مرکزی حکومت کا عندیہ بھی اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ مگر بظاہر یہ سارا معاملہ یک طرفہ چلانے کی کوشش ہے۔ سکردو کے مجرموں کو بالکل بری کر دیا گیا، متاثرین کی دلجوئی اور اشک شوئی کے فریضے کو بھی نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ مصالحت و دیگر اقدامات سے متعلق بیانات میں بھی اس کا کوئی تذکرہ نہیں ہوتا۔